خدا کا فیض ربوبیت تمام ملکوں، قوموں اور زمانوں کیلئے جاری ہے

قرآنی علوم ومعرفت کے خزانے بے نظیر ہیں

ہمیں پالنے والا ہماری ضروریات پوری کرنے والا غریب کی بھوک ختم کرنے والا ہمارا رب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 دسمبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خدا کی صفت ربوبیت کے پُر معارف نکات پر مبنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 8 دسمبر 2006ء حسب معمول ایم۔ٹی۔اے پر بیت الفتوح لندن سے مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ربوبیت کا ایک عام فیض ہے جو ہر چرند پرند اور ہر ذرہ مخلوق تک پہنچتا ہے اگر اجرام فلکی میں بھی آبادیاں ہیں تو وہ بھی اس صفت کے تحت آئیں گی وہ ہر چیز کی پرورش کرتا اور اس کا انتظام کرتا ہے دوسرا فیض ایک امتیازی سلوک ہے جو وہ اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ فیض انبیاء پاتے ہیں اور انبیاء میں سے سب سے زیادہ فیض ربوبیت کے انعاموں کا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے فیض کا ایک سرچشمہ قرآن کریم ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف علوم سے واقف نہ تھے بلکہ آپ پڑھنا بھی نہ جانتے تھے۔لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم جیسی ایسی نصیحت دی جس کے علوم عالیہ وحقہ کے سامنے کسی کی کوئی ہستی نہیں۔تمام فلسفے اور بیان اس کے سامنے ہیچ ہیں تمام حکیم اور سائنسدان اس سے پیچھے رہ گئے۔قرآن جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے ضروریات کو پورا کر رہا تھا اسی طرح آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی ان ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔یہ کتاب کسی اکیڈمی یا ادارہ کی مرہون منت نہیں لیکن اس کے علوم ومعرفت کے خزانوں کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا نے رب کے تصور کو بگاڑ دیا ہے لیکن اس کی صحیح معرفت قرآن اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہی ہوسکتی ہے۔لیکن بغض وعناد اور نفرت کو شیوہ نہ بنایا ہو تو یہ فائدہ دیتی ہے۔اس کے بعد حضور انور نے آنحضرت ﷺ پر فیضان ربوبیت سے جاری ہونے والے بعض معجزات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ایک دفعہ جنگ کے موقع پر دو مشکیزوں میں آپؐ کی دعا سے ایسی برکت پڑی کہ تمام ضرورتیں پوری ہوئیں اور پانی میں نہ صرف کمی نہ ہوئی بلکہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے لگتے تھے۔ایک جنگ کے موقعہ پر تھوڑا سا کھانا آپؐ کی دعا سے تمام لشکر کے سیر کرنے کا باعث بنا اور کھانا اسی قدر برتنوں میں موجود رہا۔اسی طرح دودھ کے ایک پیالے میں اتنی برکت پڑی کہ تمام اصحاب صفہ نے پیٹ بھر کر پیا اور آخر میں آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تخلقوا باخلاق اللہ کے حکم کے تحت خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا فیض اٹھانے کیلئے خود بھی دوسرے کا مربی بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔مربی سے مراد سرپرستی اور پرورش کرنے والے کے ہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ بھی دوسروں کی مدد کرتے تھے حضرت ابوبکرؓ کے واقعہ کا ذکر فرمایا۔ کہ خدا کا حکم سنتے ہی آپؓ نے اپنی قسم توڑ دی اور نرمی اور محبت کا سلوک کرنے لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں ربوبیت کا ادراک وفہم عطا فرمایا ہے خدا کا آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک تھا۔حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ جب میرے والد صاحب کی وفات کی خبر خدا نے دی تو بشری طبعی تقاضوں کے تحت ایک فکر پیدا ہوئی۔مگر خدا نے فوراً وعدہ فرمایا کہ ’’کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں‘‘ اس کے بعد خدا میرا ایسا متکفل ہوا کہ کسی کا باپ کبھی ایسا متکفل نہ ہوا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی ربوبیت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خود دعا سکھاتا ہے اور خود ہی دعا کو قبول کرتا ہے یہ واقعات قبولیت دعا کے ساتھ ساتھ ربوبیت کے جلووں کا نظارہ بھی پیش کرتے ہیں۔حضور انور نے آخر میں چند دعائیں سکھائیں اور فرمایا کہ ہمیں یہ جامع دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔